مولانا صدر الدین

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

قادیانی جماعت اور احمدیہ جماعت لاہور کے اختلافات میں فیصلہ کی کھلی راہ

ہماری اپیل

آج دو ماہ ہونے کو آتے ہیں کہ ہم نے قادیان کے سرکردہ لوگوں سے اپیل کی تھی کہ دونوں جماعتوں کے درمیان جو اختلاف عقیدہ ہے اس پر دونو فریق کے امیر باہم بحث کرلیں اور یہ دیکھنے کیلئے کہ اس بحث میں کس فریق کے دلائل زیادہ وزنی ہیں یہ تجویز کی تھی کہ بارہ آدمی بطور ثالث منتخب کرلئے جائیں چار چار دونوں جماعتوں میں سے جنہیں ایک دوسرا فریق منتخب کرے اور چار غیراز جماعت لوگوں میں سے جن میں سے دو ایک فریق اور دو دوسرا فریق منتخب کرے۔ اور اگر ان بارہ آدمیوں کی کثرت رائے ایک طرف ہوجائے تو بحث کے ساتھ ان کا فیصلہ بھی شائع کردیا جائے۔ ورنہ خالی مباحثہ شائع کردیا جائے۔

قادیانی جماعت کا افسوسناک طریق

اس کے جواب میں قادیانی جماعت کی طرف سے ایک اشتہار منجانب فخر ملتانی شائع ہوا جسے ہم ہی نہیں بلکہ دوسرے لوگوں نے بھی محسوس کیا کہ دیانداری سے گری ہوئی کارروائی تھی چنانچہ اخبار مدینہ نے اس کے متعلق ذیل کے الفاظ لکھے ہیں:-

"قادیانی جماعت نے اس چیلنج کے مقابلے میں اخلاقی پستی کا اس قدر افسوسناک منظر پیش کیا ہے کہ ہم کو ان سے نفرت سی معلوم ہونے لگی۔ سب سے پہلے یہ حرکت کی گئی کہ کسی فخر ملتانی کے نام سے ایک پوسٹر شائع کیا گیا لیکن اس شان دجل و تلبیس کے ساتھ کہ بادی النظر میں یہ پتہ نہیں چلتا کہ یہ پوسٹر قادیان والوں کی جانب سے ہے یا لاہور والوں کی جانب سے ... ظاہر ہے کہ شیوۂ دجل و فریب کسی مذہبی جماعت کیلئے زیبا نہیں اور کوئی شریف اور دیانتدار آدمی جس کا خدا اور آخرت پر ایمان ہو مذہبی معاملات میں اس قسم کی مکاری اور فریبکاری سے کام نہیں لے سکتا ..... ہم نے اس سے دو نتیجے نکالے (۱) قادیانی جماعت کی اخلاقی پستی انتہا

www.aaiil.org

کو پہنچ گئی ہے کہ وہ اپنی بات کے پچ پست سے پست اور غیر متدین سے غیر متدین طریق اختیار کرنے سے بھی نہیں چوکتی (۲) اپنے دعووں کی صداقت کے لئے اس کا دامن استدلال سے خالی ہے" (مدینہ بجنور۔ مارچ ۱۹۳۵ء)

ہماری اپیل سے قریباً ایک ماہ بعد اکابر قادیان بھی حرکت میں آئے اور اصل بحث کا تو نام تک نہ لیا نہ کوئی وجہ بیان کی کہ یہ تجویز کیوں قابل قبول نہیں اور اسی فخر ملتانی کے اشتہار کو اپنے پیرائے میں دوہرایا اور اس کے ساتھ ۱۹۱۶ء کے مباحثہ شملہ کو پیش کر دیا جس کا جواب ہماری طرف سے فوراً شائع کر دیا گیا۔ اب ایک ماہ گذر جانیکے بعد اکابر قادیان نے پھر اسی کارروائی کا اعادہ کیا ہے یعنی اپنے پوسٹر کی دو تہائی مباحثہ شملہ پر ضائع کر کے آخر میں لکھ دیا ہے کہ مباحثہ شملہ کے ثالثی فیصلہ کو قادیانی جماعت بھی قبول نہیں کرتی کیونکہ اس کے نزدیک ثالثی کا فیصلہ مذہب میں قابل قبول نہیں ہو سکتا۔ حالانکہ ہم نے یہ کبھی نہ لکھا تھا کہ ثالثوں کے فیصلے کو ایک یا دوسرا فریق جس کے وہ خلاف ہو قبول بھی کر لے۔ بلکہ ہمارا مقصد صرف اس قدر تھا کہ پبلک یہ اندازہ کر سکے کہ کس فریق کے دلائل نے دوسرے فریق کے آدمیوں پر اثر کیا ہے۔

قادیانی جماعت کی نصیحت تقوےٰ اور اپنا عمل

اس اشتہار میں اکابر قادیان نے ہمیں تقویٰ کی نصیحت بہت کی ہے مگر نصیحت پر حافظ کا یہ شعر خوب صادق آتا ہے ؎

"توبہ فرمایاں چرا خود توبہ کمتر مے کنند" جماعت قادیان کے بارہ چیلی کے آدمی یک زبان ہو کر ایک ایسی بات کہیں جو خلاف واقعات ہے یعنی یہ کہ اس کے مباحثہ شملہ کے مناظر مولوی عمر الدین صاحب شملوی "انجمن احمدیہ اشاعت اسلام سے الاؤنس لینے لگے اور آخر ان میں مدغم ہو گئے" "لاہور کی انجمن کی ملازمت اس کا باعث ہو گئی"

تو مجبوراً یہ کہنا پڑتا ہے کہ آہستہ آہستہ جماعت قادیان نے مولوی ثناء اللہ صاحب کے اس تقویٰ کی تعریف کو قبول کر لیا جو مولوی صاحب نے عدالت میں گواہی دیتے ہوئے کی تھی کہ جھوٹ بول کر بھی ایک شخص متقی ہو سکتا ہے سو یہ تقویٰ انہی دو گروہوں کو مبارک ہو جنہوں نے اپنے آپ کو ایک نے افراط کر کے اور ایک نے تفریط کر کے حکم و عدل مسیح موعودؑ کی اس تحریر کا مصداق بنایا ہے:۔

"ان لوگوں نے مجھ پر افترا کیا ہے جو یہ کہتے ہیں کہ یہ شخص نبی ہونیکا دعویٰ کرتا ہے" (حمامۃ البشریٰ ص۸)

کیا یہ تقویٰ ہے کہ اتنے بزرگوں نے اس کھلے جھوٹ پر دستخط کر دیئے کہ مولوی عمر الدین صاحب نے ہماری انجمن میں ملازمت مل جانیکی وجہ سے اپنے عقائد کو تبدیل کیا ہے جبکہ اس وقت تک انہوں نے ایک

پیسہ اپنی ذات کیلئے انجمن سے نہیں لیا اور نہ ہی کبھی وہ انجمن کے ملازم ہوئے بلکہ دلی جوش اور اخلاص کے ساتھ صرف آنریری طور پر تبلیغ کا کام کرتے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان بزرگوں کا یہ خیال ہے کہ کوئی شخص پیسے لئے بغیر اپنے خیالات میں تبدیلی نہیں کر سکتا۔ یہ ان کا اپنا تجربہ ہو تو علیحدہ بات ہے ورنہ خیالات کی تبدیلی کی بیسیوں وجوہات بھی ہوتی ہیں۔ پھر کیا یہ تقویٰ ہو کہ قادیانی بزرگوں نے فخر ملتانی سے وہ دجل و تلبیس کا اشتہار شائع کرایا جس کی غرض سوائے دنیا کو دھوکہ دینے کے کچھ نہ تھی۔ اور پھر اس اشتہار کا اخبار الفضل میں بڑے فخر سے ذکر کیا گیا اور ہدایت کی گئی کہ جماعتیں اسے تقسیم کریں۔

دونوں فریق کا فیصلہ صرف بانیٔ سلسلہ کی تحریرات پر ہو سکتا ہے

بالآخر ہم یہ دریافت کرتے ہیں کہ کیا یہ تقویٰ ہو کہ کہا تو یہ جاتا ہے کہ ان دو باتوں پر بحث ہو جائے کہ کیا حضرت مسیح موعودؑ نے نبوت کا دعویٰ کیا اور سوائے اپنی جماعت کے تمام دنیا کے مسلمانوں کو کافر قرار دیا خواہ وہ آپ کے نام سے بھی بےخبر ہوں اور جواب میں حضرت مسیح موعودؑ کی تحریروں کو پس پشت پھینک کر بار بار یہ کہا جاتا ہو کہ ریویو آف ریلیجنز یا پیغام صلح کی فلاں فلاں تحریریں شائع ہو جائیں اُن سے فیصلہ ہو جائیگا۔ اور حضرت مسیح موعودؑ کی تحریروں پر بحث کے مطالبہ کو اس بہانے سے ٹالا جا رہا ہے۔ کیا قادیانی بزرگ دیانتداری سے یہ کہہ سکتے ہیں کہ ریویو اور پیغام صلح کی تحریریں حضرت مسیح موعودؑ کے دعاوی پر فیصلہ کن ہونگی؟ اور ان سے دونوں جماعتیں بھی مطمئن ہو جائیں گی اور عام پبلک بھی مطمئن ہو جائیگی؟ کم سے کم ہماری جماعت تو حضرت مسیح موعودؑ کے دعاوی کے بارے میں خود آپ کی تحریروں کو ہی فیصلہ کن سمجھتی ہے۔ عام پبلک آپکے دعویٰ کے بارے میں خود آپ کی تحریروں کو ہی فیصلہ کن سمجھتی ہے۔ یہ معمہ ہماری ہی نہیں تمام دنیا کی سمجھ سے باہر ہے کہ دعویٰ زید کرے اور اس کی نوعیت کا فیصلہ بکر کی تحریر سے کیا جائے۔ ہاں قادیانی بزرگ اپنی جماعت کے متعلق بیشک یہ کہہ سکتے ہیں کہ قادیانی جماعت کے عقائد کی بنیاد حضرت مسیح موعودؑ کی تحریرات پر نہیں۔ اگر یہ درست ہے تو بزرگان قادیان کو صاف طور پر یہ بات کہہ دینی چاہئے۔ کم سے کم مذہبی مباحث میں چالاکی کی بجائے صفائی بہتر چیز ہے۔ ہماری طرف سے یہ صاف اعلان ہے کہ:-

جماعت لاہور کا عقیدہ ہے کہ:- (۱) حضرت مرزا صاحب نے دعویٰ نبوت نہیں کیا بلکہ مدعی نبوت پر لعنت بھیجی ہے۔ اور (۲) آپ نے ابتداء کے طور پر کسی مسلمان کو کافر نہیں کہا بلکہ یہی کہا کہ جو لوگ آپ کو کافر کہتے ہیں بوجہ حدیث کفر انہی پر الٹ کر پڑتا ہے اور یہ عقیدہ ریویو آف ریلیجنز یا پیغام صلح کی تحریروں پر مبنی نہیں بلکہ حضرت مسیح موعودؑ کی تحریروں پر مبنی ہے۔

قادیانی بزرگ بھی اعلان کردیں کہ:- قادیانی جماعت کا عقیدہ ہے کہ:-
(۱) حضرت مرزا صاحب نے دعویٰ نبوت کیا۔ (۲) آپ نے روئے زمین کے تمام مسلمانوں کو کافر کہا سوائے ان کے جو آپ کی بیعت میں شامل ہو گئے اور یہ عقیدہ حضرت مسیح موعودؑ کی تحریروں پر مبنی نہیں بلکہ حضرت مسیح موعودؑ کی تحریروں پر مبنی ہے۔

پھر ہم کہتے ہیں کہ جب دونوں جماعتوں کے امیر بحث کریں گے تو ان کا اختیار ہوگا کہ جن جن تحریروں سے وہ اپنے اپنے عقائد کی تائید پیش کرسکتے ہیں کریں۔ اگر فی الواقع ریویو آف ریلیجنز، اور پیغام صلح کی کوئی تحریریں ایسی ہیں جن سے جماعت قادیان کے عقائد صحیح ثابت ہوتے ہیں اور ہمارے غلط تو اکابر قادیان کو اس قدر گھبراہٹ کیوں ہے؟ حضرت مسیح موعودؑ کی تحریریں بھی وہ اپنے حق میں سمجھتے ہوں گے ہم میں سے بعض کی تحریریں بھی اپنے حق میں سمجھتے ہیں اور با ایں یہ ڈر لگا ہوا ہے کہ خود قادیانی جماعت کے آدمی بھی ان کے دلائل سے مطمئن نہیں ہوسکتے اور یہی وجہ ہو کہ وہ ثالثوں کی تجویز سے گھبراتے ہیں

ثالثوں کی تجویز

قادیانی بزرگوں نے اپنے پہلے اشتہار میں تو ثالثوں کی اس تجویز پر کہ ہر فریق دوسرے فریق کے چار آدمی منتخب کرے یوں مضحکہ اڑایا تھا کہ شیخ غلام محمدؐ کے ساتھ جو مصلح موعود ہونے کا مدعی ہے فیصلے کیلئے یہ تجویز کیوں نہیں کیجاتی حالانکہ مصلح موعود ہونیکے مدعی ایک طرف خلیفہ قادیان اور دوسری طرف شیخ غلام محمدؐ لاہوری ہیں یہ دونوں آپس میں جس طرح چاہیں فیصلہ کرلیں مباہلہ سے کریں یا مناظرے سے ان کا اختیار ہے اب اس دوسرے اشتہار میں لکھا ہے کہ "احمدیہ فریق لاہور کو جماعت قادیان سے کم سے کم چار آدمیوں پر تو ضرور اعتماد ہے کہ وہ باوجود اختلاف کے دیانتدارانہ فیصلہ دے سکتے ہیں" لیکن قادیانی جماعت کو احمدیہ جماعت لاہور کے ایک آدمی پر بھی یہ اعتماد نہیں کہ وہ دیانتداری سے فیصلہ دے سکتا ہے۔
اس سے معلوم ہوا کہ قادیانی بزرگوں کو یہ خوف ہے کہ ان کی جماعت کے آدمی اگر "دیانتدارانہ فیصلہ" کریں گے تو وہ ان کے خلاف ہوگا اور درحقیقت یہی خوف ہے جس کی وجہ سے وہ مباحثہ کو ٹال رہے ہیں۔ باقی رہا یہ کہ ہماری جماعت کا کوئی آدمی بھی فیصلہ دینے میں "دیانتدار" نہیں ہوگا تو ایسے متکبرانہ کلمات ہم ان سے پہلے بھی سننے کے عادی ہیں۔ لیکن اگر یوں بھی فرض کرلیا جائے کہ قادیانی جماعت کے لوگ دیانتدار ہیں اور ہمارے نہیں تو بھی اگر قادیانی دلائل مضبوط ہوں گی تو کیا ان کے آدمی دیانتداری سے ان کے حق میں رائے دیں گے یہ ہمارے حق میں ہمارے ثالثوں کی بددیانتی ان کے خلاف صرف

اس صورت میں اثر انداز ہو سکتی ہے جب انکے دلائل مضبوط ہوں اور ہمارے کمزور تو یہ کس طرح ممکن ہے کہ ان کے اپنے مریدان کے دلائل کو مضبوط پا کر بھی فیصلہ اپنے پیر کے خلاف دیدیں۔ اکابر قادیان کی اس تجویز کی کہ ہر فریق اپنے آدمی خود چُنے بنیاد صرف ایک ہی ہے اور وہ یہ کہ اگر وہ خود اپنے آدمی چنیں گے تو ایسے آدمی چن سکیں گے جو "دیانتدارانہ فیصلہ" نہ کریں۔ اور اگر ہم ان میں سے آدمی چنیں گے تو ایسے چنیں گے جو "دیانتدارانہ" فیصلہ کریں۔ اب اگر مباحثہ کی غرض دیانتدارانہ فیصلہ سے پُوری ہوتی ہے تو انہیں اصولاً ہماری تجویز کی صحت کو تسلیم کرنا چاہیئے۔ باقی رہا ان کا یہ دعویٰ کہ ہماری جماعت میں ایک آدمی بھی ایسا نہیں جو دیانتداری سے فیصلہ کرے سو تعجب ہے کہ اسی اشتہار میں یہ بھی ارشاد ہوا ہے کہ ہماری جماعت میں سے سینکڑوں آدمی نکل کر اُن کے ساتھ مل گئے ہیں گویا ان اکابر قادیان کی رائے میں یہ سب کے سب غیر دیانتدارانہ فیصلہ کر کے ہی گئے ہیں۔ علاوہ ازیں چار آدمی غیر از جماعت بھی رکھے گئے ہیں وہ تو ضرور دلائل کا وزن کر کے ہی فیصلہ دیں گے سوائے اس کے کہ کوئی ایسے آدمی ہوں جو اپنے عناد کی وجہ سے ختم اللہ علیٰ قلوبھم کے مصداق ہو چکے ہیں مگر ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ اگر بزرگان قادیان نے کبھی ہماری تجویز کو منظور کیا تو وہ غیر احمدی عنصر میں سے ایسے ہی لوگوں کا انتخاب کریں گے جنہیں حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ اس قدر عناد ہے کہ وہ حق بات کی پروا نہیں کرتے اور یہ اس بات کا ثبوت ہو گا کہ قادیانی بزرگ غلو اور افراط کے رستے پر چل کر اسی مقام پر پہنچ گئے جس مقام پر تفریط کرنیوالے پہنچے ہوئے ہیں۔ اور یہ درست بھی ہے جس طرح یہودی تفریط کی وجہ سے اور عیسائی افراط کی وجہ سے حضرت عیسیٰ کی طرف خدائی کا دعویٰ منسوب کرتے ہیں اسی طرح یہاں بھی مکفرین مسیح موعودؑ اور غالی پیرووں کا اتفاق ہے کہ مسیح موعودؑ نے دعویٰ نبوّت کیا اور مسلمانوں کو کافر کہا۔

ہم ایک دفعہ پھر بزرگان قادیان سے بمنت درخواست کرتے ہیں کہ دعویٰ نبوّت (جس کے کرنیوالے کو خود حدیث نبوی دجّال قرار دیتی ہے) اور تکفیر مسلمین کے عقائد نے اس وقت اسلام میں سخت فتنہ اور تفرقہ پیدا کر دیا ہے اور ہم انہیں یقین دلاتے ہیں کہ ہماری غرض مباحثہ سے سوائے اسکے کچھ نہیں کہ یہ تفرقہ مٹ جائے اور اسلام کی ترقی کی راہیں کھل جائیں اور حضرت مرزا صاحب کی عزت دنیا میں قائم ہو۔ دجال بنانے یا کہنے والوں کے گھروں میں صف ماتم بچھ جائے اور سب لوگ متفق ہو کر اسلام کے نور کو یورپ اور امریکہ کی تاریکیوں میں پہنچا دیں اسلئے وہ اس مباحثہ کی تجویز سے گریز نہ کریں ہاں اگر وہ شرائط میں کچھ تغیر تبدل چاہتے ہیں تو صفائی سے اُسے پیش کر دیں۔

ایک تحریری مباحثہ بہر حال ہو جائے

جو صرف مدعی کی تحریروں پر مبنی ہو خواہ شرائط کچھ

انصاف پسند اصحاب توجّہ کریں

مرزا بشیر الدین محمود احمد امام جماعت قادیانی نے ۲۷ مارچ ۱۹۳۵ء کو دیوان سکھانند کی عدالت میں شہادت دیتے ہوئے یہ حلفی بیان دیا ہے کہ
حضرت صاحب نے دعویٰ نبوّت ۱۸۹۰ء کے آخر میں یا ۱۸۹۱ء کے شروع میں کیا (الفضل ۳ مارچ ۱۹۳۵ء کالم ۲)

اب ہم انصاف پسند اصحاب کی خدمت میں گذارش کرتے ہیں کہ جماعت قادیان بانی سلسلہ احمدیہ کی تحریروں کی بنا پر بحث کرنے سے جو گریز کر رہی ہے تو اسکی اصل وجہ یہ ہے کہ ۹۱-۱۸۹۰ء کی کل کتابوں میں اور اس کے بعد لگاتار اپنی زندگی کے آخر تک بانی سلسلہ کھلے الفاظ میں نہ صرف دعویٰ نبوّت سے انکار کرتے رہے بلکہ یہ بھی لکھتے رہے ہیں کہ:-

دعویٰ نبوّت کا نہیں بلکہ محدثیت کا ہے

اور مدعی نبوت پر لعنتیں بھیجتے رہے ہیں اور اپنی طرف

دعویٰ نبوّت منسوب کرنے کو افترا

قرار دیتے رہے ہیں چونکہ ہمیں امید نہیں کہ قادیانی اصحاب اپنی اس خطرناک کمزوری کو جانتے ہوئے مباحثہ کی طرف آئیں اسلئے ہم انصاف پسند اصحاب سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ خود بانی سلسلہ احمدیہ کی تحریرات کو دیکھیں کہ کس صفائی سے ان میں دعویٰ نبوت سے انکار ہے اور یہ اقرار ہے کہ آپکا دعویٰ صرف محدثیت کا ہے اور یہ کہ محدّث کو صرف مجاز کے طور پر نبی کہا جا سکتا ہے

۹۱-۱۸۹۰ء اور اس کے بعد کے حوالے

"آنیوالے مسیح کیلئے ہمارے سید و مولانے نبوت شرط نہیں ٹھیرائی ...... یہ عاجز خدا تعالیٰ کی طرف سے اس اُمت کے لیے محدّث ہو کر آیا ہے" (توضیح مرام مطبوعہ ۱۸۹۱ء صفحہ ۱۹)

"آنیوالا مسیح محدّث ہونیکی وجہ سے مجازی نبی بھی ہے" (ازالہ اوہام مطبوعہ ۱۸۹۱ء صفحہ ۳۴۹)

"نبوّت کا دعویٰ نہیں بلکہ محدثیت کا دعویٰ ہے جو خدا تعالیٰ کے حکم سے کیا گیا ہے" (" صفحہ ۴۲۱)

"خاتم النبیین ہونا ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کسی دوسرے نبی کے آنے سے مانع ہے ہاں ایسا نبی جو مشکوٰۃ نبوت محمدیہ سے نور حاصل کرتا ہے اور نبوت تامہ نہیں رکھتا جس کو دوسرے لفظوں میں محدّث بھی کہتے ہیں وہ اس تحدید سے باہر ہے" (" صفحہ ۵۷۹)

"قرآن کریم بعد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کسی رسول کا آنا جائز نہیں رکھتا خواہ وہ نیا رسول ہو یا پرانا ہو کیونکہ رسول کو علم دین بتوسط جبرئیل ملتا ہے اور باب نزول جبرئیل بہ پیرایہ وحی رسالت مسدود ہے" (" صفحہ ۷۶۱)

"اس بات پر محکم ایمان رکھتا ہوں کہ ہمارے نبی صلعم خاتم الانبیاء ہیں اور آنجناب کے بعد اس اُمت کے لئے کوئی نبی نہیں آئے گا نیا ہو یا پرانا" (نشان آسمانی مطبوعہ ۱۸۹۲ء صفحہ ۲۸)

"لست نبیًا ولکن محدث اللہ وکلیم اللہ لاجدد دین المصطفٰی وقد بعثنی علٰی راس المائۃ" میں نبی نہیں ہوں بلکہ اللہ کی طرف سے محدّث اور اللہ کا کلیم ہوں تاکہ دین مصطفٰی کی تجدید کروں اور اس نے مجھے صدی کے سر پر بھیجا۔" (آئینہ کمالات اسلام مطبوعہ ۱۸۹۳ء ص ۳۸۳)

"وان ھؤلاء قد افتروا علیّ وقالوا ان ھذا الرجل یدعی انہ نبی" اور ان لوگوں نے مجھ پر افترا کیا ہے جو یہ کہتے ہیں کہ یہ شخص نبی ہونے کا دعوٰی کرتا ہے۔" (حمامۃ البشریٰ مطبوعہ ۱۸۹۳ء ص ۸)

"وقالوا ان ھذا الرجل یدعی النبوۃ واللہ یعلم ان قولھم ھذا کذب بحت لا یمازجہ شیء من الصدق ولا اصل لہ اصلاً اور ان لوگوں نے کہا کہ اس شخص نے نبوّت کا دعوٰی کیا ہوا ور اللہ جانتا ہے کہ ان کا یہ قول صریح کذب ہے اور اس میں ذرا بھی سچائی کی چاشنی نہیں اور نہ اس کا کوئی اصل ہے۔" (ر ص ۸۱)

"اور اگر یہ اعتراض ہے کہ نبوّت کا دعوٰی کیا ہے اور وہ کلمہ کفر ہے تو بجز اس کے کیا کہیں کہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین المفترین۔" (انوار الاسلام مطبوعہ ۱۸۹۴ء ص ۳۴)

"کیا ایسا بدبخت مفتری جو خود رسالت اور نبوّت کا دعوٰی کرتا ہے قرآن شریف پر ایمان رکھ سکتا ہے۔ اور کیا ایسا وہ شخص جو قرآن شریف پر ایمان رکھتا ہو اور آیت ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین کو خدا کا کلام یقین رکھتا ہو وہ کہہ سکتا ہو کہ میں بھی آنحضرت صلعم کے بعد رسول اور نبی ہوں .... اس عاجز نے کبھی کسی وقت حقیقی طور پر نبوّت یا رسالت کا دعوٰی نہیں کیا۔ اور لغت کے عام معنوں کے لحاظ سے اسکو بول چال میں لانا مستلزم کفر نہیں مگر میں اسکو بھی پسند نہیں کرتا کہ اس میں عام مسلمانوں کو دھوکا لگ جانے کا احتمال ہے۔" (انجام آتھم مطبوعہ ۱۸۹۶ء ص ۲۸)

۱۹۰۱ء کے بعد کے حوالے

چونکہ قادیانی اصحاب اپنے موجودہ امام مرزا محمود احمد صاحب کی کتاب حقیقۃ النبوّت کی بنیاد پر کبھی یہ بھی کہہ دیا کرتے ہیں کہ بانی سلسلہ کی ۱۹۰۱ء سے پہلے کی کتابوں کے حوالے منسوخ ہیں گو ہمیں امید نہیں کہ جناب خلیفہ صاحب کے دیئے والے حلفی بیان کے بعد وہ اس کا اعادہ کریں اسلئے ہم ۱۹۰۱ء کے بعد کے حوالے علیحدہ کر کے پیش کرتے ہیں تاکہ معلوم ہو جائے کہ دعوٰی نبوّت اور تکفیر مسلمین سے ۱۹۰۱ء کے بعد بھی آپ اسی طرح بیزاری کا اظہار کرتے رہے جس طرح ۱۹۰۱ء سے پہلے اور لفظ نبی کے استعمال کو صرف مجاز کے طور پر قرار دیا اور وہ بھی اس بنا پر کہ آنیوالے مسیح کیلئے پیشگوئیوں میں لفظ نبی استعمال ہوا ہے۔

"اس جگہ میری نسبت کلام الٰہی میں رسول اور نبی کا لفظ اختیار کیا گیا ہے کہ یہ رسول اللہ اور نبی اللہ ہے یہ اطلاق مجاز اور استعارہ کے طور پر ہے۔" (حاشیہ ضمیمہ تحفہ گولڑویہ مطبوعہ ۱۹۰۲ء ص ۲۴)

"ابتدا سے میرا یہی مذہب ہے کہ میرے دعوٰی کے انکار کی وجہ سے کوئی شخص کافر یا دجال نہیں ہو سکتا۔" (تریاق القلوب مطبوعہ ۱۹۰۲ء ص ۱۳۰)

"اپنے دعوے کے انکار کرنیوالے کو کافر کہنا یہ صرف ان نبیوں کی شان ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے شریعت یا احکام جدیدہ لاتے ہیں لیکن صاحب شریعت کے ماسوا جس قدر ملہم اور محدث ہیں گو وہ کیسی ہی جناب الٰہی میں اعلیٰ شان رکھتے ہوں اور خلعت مکالمہ الٰہیہ سے سرفراز ہوں اُن کے انکار سے کوئی کافر نہیں بن جاتا" (تریاق القلوب حاشیہ صفحہ ۱۳۰)

"اس جگہ کسی کو یہ وہم نہ گذرے کہ اس تقریر میں اپنے نفس کو حضرت مسیح پر فضیلت دی ہے کیونکہ یہ ایک جزوی فضیلت ہے جو غیر نبی کو نبی پر ہو سکتی ہے" (تریاق القلوب صفحہ ۱۵۷)

"خدا را مکالمات و مخاطبات است با اولیائے خود این اُمت ایشان را رنگ داده میشود و در حقیقت انبیاء نیستند زیرا کہ قرآن حاجت شریعت را بکمال رسانیده است" (مواہب الرحمٰن مطبوعہ ۱۹۰۳ء صفحہ ۶۶)

"تمام نبوتیں اور تمام کتابیں جو پہلے گذر چکیں ان کی الگ طور سے پیروی کی حاجت نہیں رہی کیونکہ نبوت محمدیہ ان سب پر حاوی اور مشتمل ہے۔ اس لئے اس نبوت پر تمام نبوتوں کا خاتمہ ہے اور ہونا چاہیئے تھا کیونکہ جس چیز کیلئے ایک آغاز ہے اس کیلئے ایک انجام بھی ہے" (الوصیت مطبوعہ ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۰)

"اللہ جل شانہٗ نے آنحضرت صلعم کو خاتم بنایا یعنی آپ کی پیروی کمالات نبوت بخشتی اور آپ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے اور یہ قوت قدسیہ کسی اور کو نہیں ملی۔ یہی معنے اس حدیث کے ہیں علماء اُمتی کانبیاء بنی اسرائیل یعنی میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے نبیوں کی طرح ہونگے" (حقیقۃ الوحی مطبوعہ ۱۹۰۷ء حاشیہ صفحہ ۹۷)

"ڈاکٹر عبد الحکیم خان اپنے رسالہ المسیح الدجال وغیرہ میں میرے پر یہ الزام لگاتا ہے کہ گویا میں نے اپنی کتاب میں یہ لکھا ہے کہ جو شخص میرے پر ایمان نہیں لائیگا گو وہ میرے نام سے بھی بیخبر ہوگا اور گو وہ ایسے ملک میں ہوگا جہاں میری دعوت نہیں پہنچی تب بھی وہ کافر ہو جائیگا اور دوزخ میں پڑے گا یہ ڈاکٹر مذکور کا سراسر افترا ہے میں نے کسی کتاب یا کسی اشتہار میں ایسا نہیں لکھا اس پر فرض ہے کہ ایسی کوئی میری کتاب پیش کرے جس میں یہ لکھا ہے" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۷۸)

"اور یہ کہنا کہ نبوت کا دعویٰ کیا ہے کس قدر جہالت، کس قدر حماقت اور کس قدر حق سے خروج ہے" (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۸) والنبوۃ قد انقطعت بعد نبینا صلی اللہ علیہ وسلم ..... وسمیت نبیا من اللہ علی طریق المجاز لا علی وجہ الحقیقۃ۔ یعنی نبوت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد منقطع ہو گئی ..... اور میرا نام اللہ کی طرف سے نبی رکھا گیا مجاز کے طریق پر نہ حقیقت کے طور پر" (الاستفتاء حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۴)

الملتمسین

۱۔ صدر الدین (بی۔ اے بی ٹی) ۲۔ (خانصاحب ڈاکٹر) سید محمد حسین (ریٹائرڈ اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر) ۳۔ خانصاحب محمد منظور الٰہی۔ ۴۔ (ڈاکٹر) مرزا یعقوب بیگ (ایل۔ ایم ایس) ۵۔ یعقوب خاں (بی۔ اے بی ٹی ایڈیٹر لائٹ) ۶۔ سید غلام مصطفےٰ شاہ (ہیڈ ماسٹر مسلم ہائی سکول۔ لاہور) ۷۔ محمد دین جان (بی۔ اے ایل ایل بی) ۸۔ (ڈاکٹر) سید طفیل حسین م...

البیرٹ بینضو پرنٹنگ پریس لاہور